میں موسیٰ بن عبدالعزیز مجہول ہے۔ جبکہ دوسرے گروہ نے اس کو صحیح یا حسن کہا ہے ان میں سے ابو بکر الآجری، ابو محمد عبدالرحیم مصری، حافظ ابوالحسن مقدسی، ابوداود صاحب سنن، مسلم صاحب صحیح، حافظ صلاح الدین علائی، خطیب، ابن صلاح، سبکی، سراج الدین بلقینی، ابن مندہ، حاکم، منذری، ابو موسیٰ مدینی، زرکشی اور نووی نے تہذیب الاسماء واللغات میں، ابو سعید سمعانی، حافظ ابن حجر نے في الخصال المكفّرة اور امالی الاذکار میں، ابو منصور دیلمی، بیہقی، دارقطنی اور دیگر اہل علم رحمہم اللہ نے بھی اس پر صحت یا تحسین کا حکم لگایا ہے۔

علامہ ابوالحسن عبیداللہ مبارکپوریؒ فرماتے ہیں کہ "میرے نزدیک حق اور درست بات یہ ہے کہ ابن عباسؓ کی حدیث ضعیف نہیں چہ جائیکہ اس پر من گھڑت یا جھوٹی ہونے کا حکم لگایا جائے بلکہ بلا شبہ میرے نزدیک یہ حسن درجہ سے کم نہیں بلکہ یہ بھی بعید نہیں کہ شواہد کی بنا پر اس حدیث کو صحیح لغیرہ قرار دیا جائے"۔ پھر آپ نے معترضین کے اعتراضات کا جائزہ پیش کر کے اس کو قابل حجت قرار دیا ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح ۲/۲۵۳) حدیث ہذا پر تفصیلی گفتگو کے لیے ملاحظہ ہو کتاب اللآلی المصنوعة از علامہ سیوطی اور تحفۃ الاحوذی۔

علامہ البانی حفظہ اللہ مشکوٰۃ کے حاشیہ پر فرماتے ہیں:

"فإن للحديث طرقا وشواهد كثيرة يقطع الواقف فان للحديث أصلا أصيلا خلافا لمن حكم عليه بالوضع أو قال إنه باطل"

"اس حدیث کے بہت سارے طرق اور شواہد ہیں جن پر مطلع ہونے والا اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ یقیناً اس حدیث کی اصل موجود ہے بخلاف اس کے جس نے اس پر من گھڑت ہونے کا حکم لگایا ہے یا کہا کہ یہ حدیث باطل ہے۔"

مزید فرماتے ہیں کہ علامہ ابوالحسنات لکھنوی نے الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة (ص ۳۵۳، ۳۷۴) میں کافی تحقیق کی ہے۔ جو شخص مزید تفصیل چاہتا ہے اسے اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اس مسئلہ پر جو کچھ لکھا گیا ہے، ان سب سے کفایت کرتی ہے۔ (۱/۴۱۹)

اس ساری بحث سے معلوم ہوا کہ جن علماء نے صلاۃ تسبیح کو بدعت قرار دیا ہے، ان کا نظریہ مرجوح ہے بلکہ بدلائل قویہ اس کا مسنون ہونا ثابت ہے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو أجوبة الحافظ عن أحاديث المصابيح في آخر المشكوة بتحقيق الألباني حفظه الله

(۲) سوال ہذا کے جواب کو امریکی عدالت کی خلع کی کاروائی کے پس منظر میں دیکھنا چاہیے جو نفس بحث میں موجود ہے۔ اس کے ضمن میں ذکر ہوا ہے کہ اگر یہ عورت سابقہ شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو بھی کر سکتی ہے شرعاً کوئی رکاوٹ نہیں، مقصد یہ ہے کہ خلع کی صورت میں رجوع نہیں ہو سکتا البتہ دوبارہ نکاح کی گنجائش موجود رہتی ہے۔